

نام کتاب :	کشف المحجوب (جلد ۳)
مصنف :	سید علی بن عثمان النجوری رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ و تحقیق :	صوفی عبدالعزیز الراعی جالندھری
معاون :	سید فضل معین معینی اجیری
ناشر :	شاہجی پبلشرز، ۱۳- غلام نبی کالونی سمن آباد، لاہور، فون: 042- 37585799
سال اشاعت :	۲۰۱۳ء، بار اول
قیمت :	۳۵۰۰ روپے
تبرہ نگار :	سید متین احمد شاہ *

کشف المحجوب تصوف کی اہم کتابوں میں سے ہے، جس کے مؤلف شیخ ابوالحسن علی بن عثمان بن ابی علی الجلابی النجوری الغزنوی پانچویں صدی ہجری کے ایک جلیل القدر بزرگ تھے، جن کا زمانہ دولت غزنویہ (۳۵۱ھ - ۵۵۲ھ) کا ہے اور سلطان ابراہیم غزنوی (۴۵۱ھ - ۴۹۲ھ) کے عہد میں راہی ملک بقا ہوئے۔ آپ کے حالات زیادہ دست یاب نہیں۔ آپ افغانستان کے شہر غزنہ میں پیدا ہوئے جس کی نسبت سے آپ کو غزنوی کہا جاتا ہے۔ غزنہ کے دو مضافاتی علاقوں جلاب اور نجور کی نسبت سے آپ کو جلابی اور نجوری بھی کہا جاتا ہے۔^(۱) شیخ ابو الفضل حُضَلی^(۲) آپ کے شیخ تھے اور معروف بزرگ صاحب رسالہ قشیریہ شیخ ابوالقاسم القشیری^(۳) (م ۴۶۵ھ) آپ

* نائب مدیر فکرو نظر، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔

(mateen.ahmad@liu.edu.pk)

۱- لفظ نجوری، کا تلفظ کشف المحجوب کے انگریزی مترجم ریٹائڈ اے نکسن نے Hujwiri لکھا ہے اور اسی کے پیش نظر یہاں اس لفظ کو ضبط بالحرکات کرتے ہوئے 'ہا' پر پیش اور 'واؤ' پر کسرہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ راقم نے بعض عرب اہل علم کے دروس میں بھی اس کو اسی طرح سنا ہے۔ واللہ اعلم۔

۲- آپ کے حالات و سوانح پر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر کی ایک عمدہ کتاب فتح ابوالفضل حُضَلی، پنجاب یونیورسٹی نے ۲۰۱۱ء میں شائع کی تھی جس پر تبرہ فکرو نظر (۵۰: ۲، اکتوبر-دسمبر ۲۰۱۲ء) میں شائع ہو چکا ہے۔

کے ہم عصر تھے۔ اکابر صوفیہ میں آپ کی عظمت مسلم ہے۔ برصغیر کے معروف صوفی خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ نے آپ کے مزار کے قریب چلہ کا ناتو وقتِ رخصت یہ شعر پڑھا:

کنج بخش مر دو عالم، مظهر نور خدا

کلاں را نور کامل، ناقصاں را رو نما

بعد میں اس شعر میں تحریف کی گئی اور اب محرف شدہ حالت میں لوحِ مزار پر بھی لکھا جاتا ہے:

کنج بخش فیض عالم مظهر نور خدا

ناقصاں را پیر کامل، کلاں را رہنما^(۳)

علامہ اقبالؒ نے اسرارِ خودی میں ایک عنوان قائم کیا ہے: حکایتِ نوجوانی از مردِ کویشِ حضرت سید مخدوم علی

ہجویریؒ آمدہ از ستم اعدا فریاد کرد (خروج کے ایک نوجوان کی حکایت جو حضرت سید مخدوم علی ہجویریؒ کے سامنے

آیا اور دشمنوں کے ظلم کی فریاد کی۔) اس میں انھوں نے حضرت ہجویریؒ کی شان میں یہ الفاظ کہے ہیں:

سید ہجویر مخدوم ام

مرقد او پیر بنجر را حرم

بند ہای کوہدار آسان کینت

در زمین مند تنم جدہ ریخت

عقد خدوق از جالش تازہ شد

حق ز حرف او بلند آوازہ شد

پاسبان عزت ام الکتاب

از نغمش خاند ی باطل خراب

خاک پنجاب از دم او زندہ گشت

۳ حمید اللہ شاہ ہاشمی، شرح کلیاتِ اقبال فارسی (لاہور: مکتبہ دانیال، سن) ۹۴۔

صبح ما از سر او تابند کشت
عاشق و ہم قاصد طیار عشق
از جہش آشکار اسرار عشق
داستانی از کمالش سر کفر
گفتی در غنچہ ی مضر کفر

(ہجوری کے سید اور مسلمانوں کے مخدوم حضرت علی ہجوری رحمۃ اللہ علیہ جن کا مزار حضرت معین الدین چشتی سنجری کے لیے مقدس مقام تھا، انھوں نے پہاڑوں کے مشکل راستے آسانی سے طے کیے اور ہندوستان (پنجاب) کی سر زمین میں انھوں نے عہدے کا بیج بویا (یعنی اسلام کی تبلیغ کی) ان کے جمال سے حضرت عرفا و قیامی کے دور کی یاد تازہ ہو گئی، ان کی باتوں سے دین حق کا شہرہ عام ہو گیا۔ حضرت، قرآن کریم کی عزت کے محافظ تھے، ان کی نگاہ سے باطل کے گھر ویران ہوتے گئے۔ پنجاب کی سر زمین ان کے دم سے زندہ ہو گئی، ہماری صبح ان کے آفتاب سے منور ہو گئی۔ وہ دین حق کے عاشق بھی تھے اور عشق حقیقی کے ہمہ وقت تیز رفتار قاصد بھی، ان کی پیشانی سے عشق کے عہد آشکار تھے۔ میں ان کے ولی کامل ہونے کی ایک داستان بیان کر رہا ہوں اور یہ اس طرح کہ میں ایک کلی میں پورا باغ سمور رہا ہوں۔) (۴)

آپ نے پہلی بار سلطان مودود غزنوی کے عہد (۴۳۲ھ - ۴۴۱ھ) میں لاہور کا سفر کیا۔ ۴۳۵ھ سے ۴۴۱ھ کے درمیان اپنے وطن مالوف غزنہ تشریف لے گئے اور پھر دوبارہ لاہور آئے اور وفات تک یہیں رہے۔ اپنے ان سفروں میں آپ نے پانچویں صدی ہجری میں عالم اسلام کے عظیم صوفیہ اور علماء اکتساب فیض کیا اور ان حاصل شدہ معلومات کو اپنی کتاب کشف المحجوب میں پیش کیا، جو برصغیر میں اسلامی تصوف کو پیش کرنے والی پہلی کتاب سمجھی جاتی ہے۔ (۵) آپ برصغیر میں اسلام کے اولین داعیوں میں سے تھے، جن کی تعلیم و تبلیغ سے کئی لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ لاہور میں آپ کا مزار (داتا دربار) آج تک مرجع خلایق ہے۔

تصوف کی تاریخ کو بعض محققین نے چار ادوار میں تقسیم کیا ہے (۶) جن میں سے تیسرا دور پانچویں تا آٹھویں صدی ہجری کا ہے اور یہ تصوف کے عروج کا دور ہے۔ اس دور کے معروف صوفیہ میں عبدالرحمان

۴۔ ہاشمی، نفس مرجع، ۹۴، ۹۵۔

۵۔ نفس مصدر، ۹۴۔

۶۔ پہلا دور: دورِ تاسیس، پہلی اور دوسری صدی ہجری؛ دوسرا دور: دورِ تنظیم، تیسری اور چوتھی صدی ہجری؛ تیسرا دور: دورِ عروج، پانچویں تا آٹھویں صدی ہجری؛ چوتھا دور: دورِ زوال و تقلید، نویں صدی ہجری تا عصر حاضر؛ دیکھیے: محمد امین، اسلام اور تزکیہ نفس۔ مغربی نفسیات کے ساتھ تقابلی مطالعہ (لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۲۰۰۳ء)، ص ۱۵۵ و ما بعد۔

اسلمی رحمہ اللہ (۴۱۲ھ)، ابو سعید ابوالخیر رحمہ اللہ (۴۴۰ھ)، زیر تبصرہ تالیف کے مصنف ابو الحسن علی ہجویری رحمہ اللہ (۴۶۵ھ)، امام غزالی رحمہ اللہ (۵۰۵ھ)، عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ (۵۶۱ھ)، فرید الدین عطار رحمہ اللہ (۶۲۰ھ)، ابن عربی رحمہ اللہ (۶۳۸ھ) وغیرہم کے نام شامل ہیں۔ اس دور میں تصوف کے دو نمایاں دھارے مستحکم ہوئے: ایک وہ جس کی پہلی ترجیح تربیت اور تزکیہ نفس تھا اور دوسرے وہ جس پر فلسفیانہ رنگ غالب تھا۔ اس دور کے اہم صوفیہ میں علی ہجویری رحمہ اللہ، عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ، جیسے بزرگ پہلے دھارے کے نمائندہ ہیں اور ابن عربی رحمہ اللہ جیسے حضرات دوسرے دھارے کے۔ اس دور میں پھر پہلے دھارے کے بھی کئی دبستان وجود میں آئے جن میں چار معروف سلسلے (چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ) نمایاں ہیں۔^(۴)

شیخ علی ہجویری رحمہ اللہ کا یہ عہد سیاسی اعتبار سے اضطراب کا دور تھا۔ سیاسی اعتبار سے سنی عباسی خلفاء اور ان کے مؤیدین (غزنوی اور ایرانی سلاجقہ) اور مصر کے فاطمیوں کے درمیان کشمکش جاری تھی، تاہم یہ اضطراب تصوف کے لیے اس پہلو سے مفید ثابت ہوا کہ لوگوں کا اس کی طرف رجوع کثرت سے ہوا اور صوفیہ نے اس فضا میں لوگوں میں تبلیغ و ترویج دین کا کام کیا۔ اس عہد میں علاقہ خراسان، عالم اسلام میں متصوفانہ تصنیف و تالیف کا مرکز تھا۔ ابو نصر السراج الطوسی، ابو عبد الرحمن السلمی اور ابو القاسم انشیری نے اسی عہد میں تصوف کی بنیادی کتابیں تحریر کیں۔ اس عہد میں عجمی مزاج کے جو شائب اسلام کے حقیقی روحانی مزاج پر پڑ چکے تھے، ان حضرات کا مقصد ان سے یہ تھا کہ اس مزاج کی اصلاح کی جائے۔

اپنی کتاب کشف المحجوب میں آپ نے اپنی کئی تصانیف کا ذکر کیا ہے، لیکن ہمارے پاس ان کی بہن ایک کتاب باقی رہ سکی ہے جو کہ تصوف کی قدیم فارسی کتاب ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے صوفیانہ اقوال و ارشادات کی جمع تالیف کے بجائے تصوف کو ایک مرتب فن کی حیثیت سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور اس پہلو سے یہ تصوف کی اولین کتاب ہے۔

کتاب کی اس اہمیت کی وجہ سے اس کے کئی تراجم ہوئے۔ انگریزی میں اس کا ترجمہ علوم اسلامیہ کے مستشرق محقق ریٹالڈ اے نکسن نے کیا۔ اس ترجمے میں شیخ ہجویریؒ کے حوالے سے کئی اہم امور زیر تحریر لائے گئے ہیں، جن سے استفادے کا عکس اردو تراجم میں ملتا ہے۔ اردو زبان میں بھی اس کے بیس سے زائد تراجم موجود ہیں۔ زیر تبصرہ اشاعت اپنی نوعیت کا ایک عمدہ علمی اور فنی کام ہے۔ کشف المحجوب کے اس ایڈیشن کے محقق اور مترجم جناب صوفی عبدالعزیز ہیں جب کہ ان کے معاون تحقیق و ترجمہ فضل معین معین ہیں۔ یہ ایڈیشن پہلے دس جلدوں میں تھا، جب کہ دوسرا ایڈیشن کم کر کے تین جلدوں میں کر دیا گیا۔ پہلی جلد فارسی متن پر مشتمل ہے، دوسری جلد میں فارسی مع اردو ترجمہ ہے، جب کہ تیسری جلد فرہنگ اور اشاریے پر مشتمل ہے۔ اس کی تدوین میں

اصل فارسی کے تقریباً نو نسخے پیش نظر رکھے گئے۔ سید فضل معین نے اس ترجمے کے لیے پیش نظر رکھے گئے نسخوں، اس کے طریق کار اور منہج کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے:

ہرے پاس فارسی کے نو (۹) نسخے تھے، جن میں سے چار خطی تھے، جن کو ہم نے نمبر (۱) نسخہ بمعہ حاشیہ مہد الغفور (۲، ۳، ۴) کا نام دیا۔ خطی نمبر ۴ باقاعدہ چھپ بھی چکا تھا جس کے ناشر اعلیٰ خوشی محمد سجادہ نقین درگاہ داتا گنج بخش پٹنہ ہیں۔ علاوہ ازیں نسخہ ایران، نسخہ سرقد (سبک شای)، (یہ نسخہ سرقد کے مطبع سیلیانوف سے ۱۳۳۰ھ / ۱۹۹۰ء میں شائع ہوا جس کے آخری صفحات ۳۸۸-۴۹۲ میں کشف المحجوب اور داتا صاحب رحمہ اللہ کے متعلق مختصر معلومات ہیں۔ یہ نسخہ ملا سید عبدالحجید بن ملا سید عبداللہ المدرس نے شائع کرایا، نسخہ ملتان (بہاء الدین زکریا ملتانی رحمہ اللہ سے منسوب نسخہ جس کے ناشر اور مقدمہ نویس محمد شفیع ہیں)، نسخہ لاہور (یہ نسخہ اسلامیہ سنیم پریس لاہور کے پروفیسر احمد علی شاہ پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور اور مولوی مہد الرشید کی کوششوں سے ۱۳۴۲ھ (۱۹۲۳ء) میں شائع ہوا) اور ڈو وٹسکی (روسی مستشرق) کا نسخہ تھا۔ ہم نے ان کا تقابلی مطالعہ کرنے سے پہلے فارسی عبارت خطی نسخوں، خطی نمبر ۱ کے صفحات کی ترتیب کو سامنے رکھ کر نسخہ ملتان سے فارسی عبارت نو (۹) رجستروں میں ہاتھ سے لکھی۔ اس طرح کشف المحجوب کو نو (۹) حصوں میں تقسیم کیا۔ میرے استاد محترم اور مرشد مکرم حضرت صوفی عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ ایک ایک صفحہ کا اس طرح تقابلی مطالعہ کرتے کہ میں ان نسخوں میں سے ہر ایک کی عبارت پڑھتا اور وہ ہاتھ سے لکھے ہوئے رجستروں پر اختلافی عبارت نوٹ کرتے جاتے۔ جب ایک صفحہ مکمل ہوتا تو میرے مرشد اس کو اپنے دست مبارک سے الیکٹرونک ٹائپ رائٹر سے اس طرح ٹائپ کرتے کہ میں عبارت پڑھتا جاتا اور وہ ٹائپ کرتے رہتے۔ وہ صفحہ مکمل کرنے کے بعد مختلف نسخوں کی اختلافی عبارت حاشیہ میں لکھتے جاتے۔ اس میں بھی یہی طریق کار ہوتا کہ میں اختلافی عبارت پڑھتا جاتا اور وہ ٹائپ کرتے رہتے۔ اس طرح بڑی محنت سے فارسی متن تیار ہوا۔

جہاں تک ترجمہ کا تعلق ہے، مرشد مکرم وہ بھی مکمل کر چکے تھے۔ اب مرحلہ ٹائپ کا تھا، جس طرح قرآن مجید کے تراجم موجود ہیں کہ سطر کے نیچے سطر کا ترجمہ ہوتا ہے۔ ہم نے اس مقصد کے لیے خطی نمبر ۱ کو منتخب کیا اور اس کی فارسی سطر کے سامنے اردو ترجمہ کی سطر ٹائپ کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس میں روزمرہ اور محاورہ کا خیال نہیں رکھا، کیوں کہ یہ ممکن نہ تھا۔ اس میں بھی یہی طریق کار رہا کہ میں فارسی سطر کو سامنے رکھ کر ترجمہ لکھتا اور وہ ٹائپ کرتے۔ کشف المحجوب کو ۱۰۱۰ء جزو میں تقسیم کیا گیا تاکہ عبارت کا کوئی حصہ محو نہ ہو جائے۔ ترجمہ میں یہ نمبر بھی دیے گئے۔ خداوند ذوالجلال کی تائید اور توفیق سے یہ کام بھی مکمل ہوا۔ فارسی اصطلاحات کی تشریحات مستند تصوف کی کتابوں سے کی گئی۔ میں نوٹس بنا کر اسی طرح عبارت پڑھتا جاتا اور وہ ٹائپ کرتے جاتے۔ اس کے ساتھ ساتھ نگلکسن کے انگریزی ترجمہ کے اقتباسات بھی دیے گئے تاکہ اردو فارسی نہ جاننے والے بھی اس سے فائدہ اٹھ سکیں۔^(۸)

۸ سید عی بن عثمان الجبیری، کشف المحجوب، ترجمہ و تحقیق، صوفی عبدالعزیز الراجی جالندھری، معاون سید فضل معینی الجبیری (لاہور: شاہ جی پبلشرز، ۲۰۱۳ء)، ۱، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱

ترجمے اور تحقیق کے ان خصائص کو پیش نظر رکھا جائے اور اس کام کا دیگر دو تراجم سے تقابل کیا جائے، تو یہ کام علمی اعتبار سے سب سے فائق نظر آتا ہے، جس میں تحقیقی ضروریات کی تکمیل کے لیے بہت جگر کاوی سے کام لیا گیا ہے۔ ایک تو تدوین متن بجائے خود بہت وقت نظر کا کام ہے اور پھر اس پر ترجمے کے ساتھ فرہنگ، اشاریہ سازی، اصطلاحات تصوف کی توضیح، شخصیات کے حالات زندگی وغیرہ جیسے امور کو بھرپور محنت کے ساتھ شامل کتاب کرنا اس علمی کام کا ایک بہت لائق تحسین پہلو ہے۔

فارسی متن کی تصحیح میں دست یاب نسخوں کا تقابل بہت وقت نظر سے کیا گیا ہے اور کتاب کی پہلی جلد میں یہ تحقیق شدہ متن درج کیا گیا ہے اور حاشیے میں دیگر نسخوں کے اختلاف کو نمایاں کیا گیا ہے۔ اس تقابل میں زائد الفاظ، حذف شدہ الفاظ، الفاظ کے املا وغیرہ کو نمایاں کیا گیا ہے۔ ان فارسی نسخوں میں سے ایک نسخہ تہران بھی ہے۔ مقدمہ لکھنے میں جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے، ان میں نسخہ ایران کے نام کے ساتھ ڈاکٹر محمود عابدی کا نام بطور محقق لکھا گیا ہے۔ راقم کے پیش نظر تہران کا ایک دوسرا نسخہ بھی ہے جس کی تحقیق و تصحیح علی تویم نے کی ہے۔ اس نسخے پر ”صحیح ترین نسخہ کہ طبع رسیدہ است“ (شائع ہونے والا صحیح ترین نسخہ) کی عبارت درج ہے۔ اس نسخے کی

تدوین میں محقق علی تویم نے جن نسخوں سے مدد لی، ان کے بارے میں وہ لکھتے ہیں: ”برای تصحیح کشف المحجوب از سہ نسخہ استفادہ شدہ است: یکی چاپ لینن گراں، دیگر نسخہ چاپ لاہور، سہ دیگر نسخہ خطی کتاب خانہ شادروان مہدی قلی حدایت کہ مصنف در آن اصلاحاتی کردہ است۔“ (۹) (کشف المحجوب کی تصحیح کے لیے تین نسخوں سے استفادہ کیا گیا ہے: ایک لینن گراڈ کی

اشاعت، دوسرا لاہور کی اشاعت اور کتاب خانہ شادروان مہدی قلی حدایت کا تیسرا نسخہ جس میں مصنف نے خود اصلاحات کی تھیں۔) معلوم ہوتا ہے کہ زیر تبصرہ متن کے مترجم و محقق کے پیش نظر شاید یہ نسخہ نہیں رہا؛ کیوں کہ اس کے مدون شدہ متن کے ساتھ اگر اس کا تقابل کیا جائے تو متن میں کئی ایسے اختلافات ہیں جو زیر تبصرہ نسخے میں نمایاں نہیں کیے گئے، تاہم علی تویم کے نسخے کی تدوین میں مختلف نسخوں کے متن میں پائے جانے والے فرق کو نمایاں نہیں کیا گیا تاکہ قارئین کے ذہن پر انگدگی کا شکار نہ ہوں۔ (۱۰) زیر تبصرہ ترجمے کی تدوین پر کی گئی محنت قابل داد معلوم ہوتی ہے جس کی وضاحت ایک مثال سے کی جاتی ہے۔ ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم میں امام ابو الحسن علی بن حسین

۹۔ نفس معدر (نسخہ تہران)، تصحیح و تحشیہ، علی تویم (اسلام آباد: مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، ۱۹۷۸ء)، ۸۔

۱۰۔ نفس معدر، ۱۰۔

حسین بن ابی طالب (امام زین العابدین) علیہ السلام کے ذکر میں شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے فرزدوق کا وہ معروف قصیدہ نقل کیا ہے، جو انھوں نے امام زین العابدین علیہ السلام کی شان میں بیت اللہ میں ہشام بن عبد الملک بن مروان کے سامنے کہا تھا۔ کشف المحجوب کے نسخوں اور تراجم میں ان اشعار کی تعداد اور اشعار کے بعض الفاظ میں واضح تفاوت پایا جاتا ہے۔ علی قویم کے مدون کردہ مندرجہ بالا نسخے میں صرف نو (۹) اشعار درج ہیں، جب کہ زیر تبصرہ ترجمے کے ساتھ درج کردہ عکسی متن کے اشعار انیس (۱۹) ہیں؛ تاہم مدون و مترجم نے تدوین شدہ متن میں فرزدوق کے اصل عربی دیوان سے پورے سائیکس (۲۷) اشعار درج کیے ہیں۔ زیر تبصرہ نسخے میں دیگر نسخوں میں پائے جانے والے تفاوت کو نمایاں کیا گیا ہے اور ہر نسخے کی تعداد درج کی گئی ہے۔ تحقیق کے لیے منتخب کردہ عکسی متن کے اشعار کے بجائے موجودہ دور میں طبع ہونے والے دیوان کے اشعار کو تدوین شدہ متن میں شامل کیا گیا ہے۔ بہتر تھا کہ اصل متن ہی کی اتباع کی جاتی، جس کا فائدہ یہ بھی ہوتا کہ اس میں درج بعض غلط الفاظ کو درست کر دیا جاتا۔ مثلاً ایک شعر کا مصرع ہے: فما یکلّم إلا حین یتسم لیکن عکسی متن میں یہ اس طرح درج ہے: فما یلکم إلا حین یتسم ^(۱۱)۔

ترجمے کا منہج مذکورہ اقتباس میں درج ہے کہ ”اس میں روزمرہ اور محاورہ کا خیال نہیں رکھا گیا، کیوں کہ یہ ممکن نہ تھا“، چنانچہ ترجمے میں یہ بات نظر آتی ہے، تاہم اس کی وجہ سے بعض جگہوں پر ترجمہ، با محاورہ تراجم کے مقابلے میں ایک عام قاری کے لیے بات سمجھنے میں مشکل کا باعث بھی ہو سکتا ہے؛ یہاں اس تقابل کے لیے کچھ تراجم کو پیش نظر رکھا جاتا ہے:

فارسی متن	ترجمہ صوفی عبدالعزیز ^(۱۲)	ترجمہ مولوی فیروز الدین ^(۱۳)	ترجمہ ابوالحسنات قادری ^(۱۴)
آنچه گفتم اندر ابتدائی کتاب نام خود و ثبت کردم مراد اندران دو چیز بود، یکی نصب خاص و دیگر نصب عام	یہ جو میں نے کہا کہ ابتدائے کتاب میں اپنے نام کو ثبت کیا ہے، اس سے دو چیزیں مراد ہیں: ایک نصیب عام اور دوسرے نصیب خاص۔ ^(۱۲)	میں نے جو کتاب کی ابتدا میں اپنا نام لکھا ہے، اس سے دو چیزیں مقصود ہیں، ایک خاص و گوں کا حصہ ہے اور دوسری بات عام لوگوں کا حصہ ہے۔ ^(۱۳)	ابتداءً کتاب میں جو میں نے اپنا نام لکھا، اس سے دو باتیں مطلوب ہیں: ایک خواص کے لیے، دوسری عوام کے لیے۔ ^(۱۴)

۱۱- ہجویری، کشف، ترجمہ، صوفی عبدالعزیز، ۲: ۹۶-۹۷۔

۱۲- نفس مصدر، ۲: ۲۔

۱۳- ہجویری، کشف، ترجمہ، بیان المطلوب ترجمہ کشف المحجوب از مولوی فیروز الدین (لاہور: فیروز سنز لمیٹڈ، ۱۹۶۸ء)، ۱۴۔

۱۴- ہجویری، کشف، ترجمہ، کلام المرفوع ترجمہ کشف المحجوب از ابوالحسنات محمد احمد قادری (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۳۱۳ھ)، ۶۶۔

ان تراجم کے تقابلی سے واضح ہے کہ زیر تبصرہ ترجمے میں 'نصیب عام' اور 'نصیب خاص' کی اصطلاحات عین وہی فارسی اصطلاحات ہیں جن کے استعمال سے مفہوم میں غرض پیدا ہو گیا ہے، جب کہ دوسرے تراجم میں یہ معنی واضح ہے۔

دیگر کتب کی تالیف کروم اندر طریقت تصوف عمرہ اسم نام آس منہاج الدین، مکی از مدعیان رگیگ کہ کرای گفتار اوکند	ایک اور کتاب میں نے تالیف کی طریقت تصوف میں، عمرہ اسم نام، جس کا نام منہاج الدین رکھا، مدعیان رگیگ میں سے ایک نے کہ اللہ اسے ارجمند نہ کرے۔۔۔ (۱۵)	دوسرا یہ کہ میں نے تصوف کے طریق میں (خدا اس کو آباد رکھے) ایک کتاب تالیف کی، اس کا نام منہاج الدین رکھا۔ ایک ذلیل مدعی نے کہ جس کا نام کہنے کے لائق نہیں۔۔۔ (۱۶)	دوسری بار ایسا اتفاق ہوا کہ میں نے ایک کتاب فن تصوف میں تالیف کر کے اس کا نام منہاج الدین رکھا۔ ایک تصوف نے اسے لے کر اپنے نام سے شائع کر دیا۔ خدا کرے وہ مکمل ہو۔ (۱۷)
--	--	--	---

یہاں تصوف کے لیے دعائیہ کلمات عمرہ اسم نام کا ترجمہ زیر تبصرہ ترجمے میں ویسے ہی رہنے دیا گیا ہے۔ فارسی مرکب اضافی 'مدعیان رگیگ' کو بھی بغیر ترجمے کے باقی رہنے دیا گیا ہے، جس کا معنی آج کے اردو دان کے لیے سمجھنا مشکل ہے۔ مولوی فیروز الدین کا ترجمہ لفظ کے مطابق ہے، جب کہ ابوالحسنات کے ترجمے میں 'متصوف' کا لفظ ہے جو مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ یہ مقام مذمت کا ہے اور مصنف نے علمی سارق کے سفلہ پن کو نمایاں کرنے کے لیے یہ ترکیب استعمال کی ہے، اس لیے ترجمے میں اس کا اثر نمایاں ہونا چاہیے۔

جملہ بد و عاکرہی گفتار اوکند کا ترجمہ زیر تبصرہ متن میں 'اللہ اسے ارجمند نہ کرے' نہ صرف الفاظ سے دور ہے، بلکہ ترجمے کے اس منہج کے بھی خلاف ہے جو اوپر درج ہے کہ "اس میں روزمرہ اور محاورہ کا خیال نہیں رکھا گیا، کیوں کہ یہ ممکن نہ تھا۔" اس جملے کے ترجمے میں مختلف مترجمین نے مختلف باتیں کہی ہیں۔

ہاں کہ علم بیدار است و عمر کو تہ و آموختن جو علوم بر مرد فریضہ نیست کہ چون علم نجوم	تو یہ جان لے کہ علم زیادہ ہیں اور عمر کوتاہ اور جملہ علم و مہر کا حاصل کرنا انسان پر فرض نہیں، جیسا کہ علم نجوم طب اور علم	اور یہ جان لو کہ علوم بہت ہیں اور انسان کی عمر تھوڑی ہے۔ اس لیے تمام علوم و فنون کا سیکھنا انسان پر فرض نہیں،	اور واضح رہے کہ اقسام علم بے حد ہیں اور عمر انسانی نہایت ناقص۔ بنا بریں واضح ہو گیا کہ تمام علوم حاصل کرنا انسان پر
---	--	---	---

۱۵- نفس مصدر، ترجمہ، صوفی عبدالعزیز، ۲: ۲۔

۱۶- نفس مصدر، ترجمہ مولوی فیروز الدین، ۱۵۔

۱۷- نفس مصدر، ترجمہ قادری، ۶۷۔

وطب و علم حساب ومناعتی مبیع و آنچہ بدین ماند	حساب اور جدید اختراعات اور جو بھی ان کی مثل ہوں۔ ^(۱۸)	مثلاً علم نجوم، حساب، طب اور بدیع کی تمام صنائع بدائع وغیرہ کا پڑھنا کوئی ضروری نہیں۔ ^(۱۹)	فرض نہیں، مثلاً علم نجوم، علم حساب، علم صنائع بدائع وغیرہ وغیرہ۔ ^(۲۰)
---	---	---	--

یہاں 'مناعتی مبیع' کا ترجمہ زیر تبصرہ ترجمے میں 'جدید اختراعات' کیا گیا ہے، جب کہ باقی دو تراجم میں اس سے 'علم صنائع بدائع' مراد لیا گیا ہے۔ ریٹائڈ اے نکلسن نے کشف المحجوب کے انگریزی ترجمے میں اس مرکب اضافی کا ترجمہ کرنے کے بجائے etc. لکھ کر چھوڑ دیا ہے۔^(۲۱) عربی ترجمہ نگار خاتون نے یہاں 'المناعات البدیعیہ' سے ترجمہ کیا ہے،^(۲۲) جس سے لگتا ہے کہ مترجم کے پیش نظر انوکھی دست کاریاں کا مفہوم ہی ہے۔ ایک دوسرے مترجم جناب فضل الدین گوہر نے اس کا ترجمہ 'عجائبات عالم' کیا ہے۔^(۲۳) بظاہر زیر تبصرہ کتاب کا ترجمہ درست معلوم ہوتا ہے؛ کیوں کہ مصنف نے یہاں بڑے بڑے دیگر علوم (طب، حساب وغیرہ) کا ذکر کیا ہے، لہذا اس تقابل کا تقاضا ہے کہ کسی مستقل بالذات علم یا فن ہی کا ذکر آئے۔ علم بدیع کی صنعتیں علم بلاغت کے ایک ذیلی فن کے اجزائیں، جنہیں مستقل بالذات فنون کے مقابلے میں لانا زیادہ بہتر نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ فارسی لفظ صنعت بمعنی کاری گری و ہنر مندی کی جمع صناعات آتی ہے اور یہ لفظ عام طور پر علم بدیع کی صنعتوں کے لیے نہیں آتا، بلکہ اس کے لیے صنائع زیادہ مستعمل ہے؛ اس کا بھی تقاضا ہے کہ ترجمے میں ہنر مندی، دست کاری وغیرہ کا مفہوم پیش نظر رکھا جائے۔

یہ کچھ نمونے ہیں، جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ زیر تبصرہ ترجمے میں زیادہ سے زیادہ الفاظ کے قریب رہنے کی کوشش کی گئی ہے، خواہ ترجمے کی روانی اور روزمرہ زبان میں فرق ہی واقع ہو، اس کے مقابلے میں دیگر تراجم با محاورہ ہیں لیکن ان میں سے بعض جگہ متن سے صحیح مطابقت نظر نہیں آتی۔

۱۸۔ نفس مصدر، ترجمہ، صوفی عبدالعزیز، ۲: ۱۲۔

۱۹۔ نفس مصدر، ترجمہ مولوی فیروز الدین، ۲۶۔

۲۰۔ نفس مصدر، ترجمہ قادری، ۷۷۔

۲۱۔ 'Alī B. Uthmān al-Jullābī al-Hujwiri, *The Kashf al- Mahjub*, trans. Reynold A. Nicholson (Leyden: E.J. Brill, 1911), 11.

۲۲۔ مجبوری، کشف المحجوب، درامہ و ترجمہ و تعلق، اسعاد عبدالہادی قدیل، نظر ثانی ترجمہ، اسین عبد المجید بدوی (مصر:

المجلس الأعلى للشؤون الإسلامية، ۲۰۳)۔

۲۳۔ نفس مصدر، ترجمہ فضل الدین گوہر (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۲۰۱۰)، ۵۵۔

آیات، احادیث عربی عبارات اور ان کے ترجمے کے حوالے سے ایک بات جو پسندیدہ معلوم نہیں ہوتی، یہ ہے کہ ان میں سے اکثر کا ترجمہ تیسری جلد (جو فرہنگ اور اشاریے پر مشتمل ہے۔) میں دیا گیا ہے، جب کہ بعض کا دوسری جلد میں فارسی متن کے ترجمے کے ساتھ ہی درج ہے۔ اس سے قاری کو دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، خاص طور پر جب کہ یہ نسخہ تین ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کی ایک مثالی فرزدق کا مذکورہ بالا قصیدہ ہے۔ پہلی جلد میں مدون شدہ متن میں قصیدے کا صرف ذکر ہے۔ دوسری جلد میں قصیدے کا صرف عربی متن ہے، جب کہ تیسری جلد میں اس کا ترجمہ آیا ہے۔ اردو کے دیگر تراجم میں یہ ترجمہ متن کے ساتھ ہی رواں عبارت کا حصہ ہے، جس سے قاری کے لیے استفادہ آسان ہے۔^(۲۴)

کتاب کے لیے استعمال کیا گیا کاغذ زیادہ معیاری نہیں ہے، اس کے صوری حسن کو سب سے زیادہ اس میں استعمال کردہ خط نے متاثر کیا ہے۔ فارسی، عربی اور اردو کی تمام عبارات کے لیے ایک ہی خط نسخ استعمال کیا ہے جس کا سائز عنوانات اور متن سب کے لیے یکساں ہے، جس کے نتیجے میں کتاب ایک جنگل سا معلوم ہوتا ہے، جس سے آج کے کتابی معیار سے ذوق آشنا طبیعت کو خاصا تنفر ہوتا ہے۔ اس خامی کے باوجود کتاب تدوین میں بے مثال ہے اور اردو میں ترجمہ ہونے والے نسخوں میں شاید سب سے فائق؛ تاہم تین جلدوں کی قیمت ۴۵۰۰ روپے خاصی زیادہ معلوم ہوتی ہے۔



۲۴ کشف المحجوب کے انگریزی مترجم، نکلسن نے، نہ جانے کیوں، اس مقام پر صرف پہلے شعر کا ترجمہ درج کیا ہے اور حاشیے میں لکھ دیا ہے: Twenty-five verses are quoted. (Nicholson, op. cit. 77.) (پچیس اشعار نقل کیے گئے ہیں۔) مولوی فیروز الدین کے ترجمے میں چوبیس (۲۴) اشعار نقل کیے گئے ہیں اور جدت یہ ہے کہ ترجمہ بھی منظوم کیا گیا ہے، لیکن عربی اشعار پر اعراب میں بہت اغلاط شامل ہیں۔ (ص ۱۲۲، ۱۲۳) ابو الحسنات محمد احمد قادری کے ترجمے (ص ۱۸۷ - ۱۸۹) میں بھی اعراب کی مختلف غلطیاں ہیں۔ زیر تبصرہ ترجمے میں متن عربی دیوان (دیوان الفرزدق، شرح، ضبط و نقد، استاد علی فاعور (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء)، ۵۱۱-۵۱۴) سے لیا گیا ہے، جس میں اشعار پر صحیح اعراب دیے گئے ہیں۔ زیر تبصرہ نسخے میں بھی متن اعراب کی غلطیوں سے پاک ہے۔